اقبال ایک بھولا ہوا سبق

چراغ تلے اندھیرا کی اگر کوئی حقیقی تصویر ہے تو وہ اقبال اور ان کی قوم ہے یعنی کہ ہم۔ یہ ملک جس میں آج ہم آزادی کی زندگی گزار رہے ہیں۔اس کا تصور اقبال نے دیا مگر ہم نے انہیں ان کے تمام تصورات سمیت کتابوں اور الماریوں میں بند کر دیا۔اقبال کا پیغام نشانِ منزل تھا مگر ہم نے اندھی تقلید کی دھول میں منزل بھی کھودی اور اس کے نشان بھی اور آج ہم ذہنی انتشار کا شکار ایک قوم ہیں۔ جو ماضی سے کٹ چکے ہیں جن کا حال دگرگوں ہے اور مستقبل غیر واضح یہی اقبال تھے اور یہی ان کا پیغام تھا جس نے ایک مایوس اور محکوم قوم میں نئی روح پھونک دی تھی۔ جس کے نتیجے میں انگریزوں اور ہندؤوں جیسی مکار قوموں سے نجات ملی۔اقبال نے قوم کو احساس دلایا کہ ان کے مسائل کی وجہ صرف اتنی ہے کہ وہ قرآن کا ابدی اور آفاقی پیغام بھول چکے ہیں۔انہیں اسلاف سے کوئی نسبت نہیں رہی وہ ہر لمحہ جدوجہد اور کوشش پر یقین رکھتے تھے۔اگر ہم دوبارہ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن سے ٹوٹا ہوا تعلق دوبارہ جوڑنا ہو گا یوں اقبال کا کلام قرآن کی روشنی لئے آیا اور ایک مایوسی اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکتی قوم کو پاکستان کی صورت ایک منزل سے ہمکنار کر گیا۔

مگر آج بچے ہوش سنبھالتے ہیں تو مختلف بے مقصد انگریزی نظمیں رٹنا شروع کر دیتے ہیں جو اس تہذیب کی طرف بلاوا ہے جو اپنے خنجر سے آپ خودکشی کر رہی ہے اور ہم دیکھ بھی رہے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے تک اسکولوں میں اقبال کی خوبصورت دعا ''لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری'' باقاعدگی سے پڑھائی جاتی تھی۔اور اقبال کے مزید کلام کو پڑھنے اور سمجھنے کی راہ ہموار کرتی تھی۔ خود ہمارا کلامِ اقبال سے تعلق اسی ایک دعا کی مرہونِ منت ہے۔ایک بہن نے بتایا کہ بچپن میں ان کو اقبال کی نظمیں سنائی اور پڑھائی گئیں یوں اُن کا اقبال اور کلامِ اقبال سے ایک تعلق بن گیا اور اب وہ اس تعلق کو اگلی نسل میں منتقل کر رہی ہیں۔

جبکہ دوسری طرف اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ قوم کے نونہال اور نوجوان اقبال کے آفاقی اور انقلابی کلام سے رور ہیں۔اس لئے کلامِ اقبال کو عام فہم بنانے کے لئے نہ کوئی قابلِ ذکر کام ہوا اور نہ ہی ایسے کسی کام کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ کلامِ اقبال کا جو تھوڑا بہت حصہ نصاب میں کہیں کہیں شامل تھا آنکھ بچا کر اُسے بھی آہستہ آہستہ نکال دیا گیا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کلامِ اقبال عام آدمی کی رسائی اور فہم سے بہت دور ہو گیا۔اب یہ کہا جاتا ہے کہ اقبال کی شاعری سمجھنا بہت مشکل ہے حالانکہ یہ مشکل نہیں معیاری ہے۔جو کلام جتنا اعلیٰ ہو گا اس کے لئے زبان بھی اتنی ہی اعلیٰ اور معیاری منتخب کی جائے گی نہ کہ کوئی گھٹیا اور بازاری زبان۔

اگر ہم نے اپنی نسلوں کو نئی تہذیب کی فتنہ گری سے بچانا ہو تو اس پیغام کو اپنے بچوں میں منتقل کرنا ازبس ضروری ہے ورنہ

ع ہماری داستاں تک نہ ہو گی داستانوں میں

اس کے لیے یہ بات بہت اہم ہے کہ ہم اس پیغام کی ضرورت کو سمجھیں اس کے مطلب پر غور کریں تاکہ اسے اگلی نسل تک پہنچا سکیں۔

؏ سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا

لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

کرنے کے کام:

اس سلسلے میں والدین اور اساتذہ کا کردار نہایت اہم ہے ان کی حیثیت مربی کی ہے وہ بچوں کے لیے عملی مثال بن سکتے ہیں لہٰذا اساتذہ اور خاص طور پر والدین کو اس کام کا

آغاز اپنی ذات سے کرنا ہو گا۔

1. سب سے پہلے کلامِ اقبال کو خود پڑھنا اور سمجھنا شروع کریں اس کے لیے کلامِ اقبال پر مبنی آسان کتابیں خریدیں۔
2. سادہ اور آسان نظموں سے آغاز کریں۔
3. شروع میں بچوں کو مختصر اور عام فہم نظمیں خود پڑھ کر سنائیں اس طرح یہ کلام ان کی زبان پر رواں ہو جائے گا۔ یا وہ کم از کم اس سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔ بہت سارے بچوں کو ایک جگہ اکھٹا کر کے بھی یہ کام کیا جا سکتا ہے۔
4. جب بچے پڑھنے لکھنے کے قابل ہو جائیں تو بچوں کے ساتھ ان نظموں کے معنی اور پیغام کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ بچوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں۔
5. ان نظموں پر خود بھی اور بچے بھی کئی طرح کی سرگرمیاں تیار کر سکتے ہیں۔ مثلاً:
   a. ورک شیٹس (سوال جواب، خالی جگہ پُر کریں پر مشتمل)
   b. معمے بنانا maze، شعر بوجھنے کے مختلف کھیل ترتیب دینا
   c. تصویری کام، پوسٹر بنانا
   d. خاکے بنانا، پتلی تماشا puppet show (اس کی مثال ایک ہوم سکولر کے یوٹیوب چینل پر (https://www.youtube.com/channel/UCVRbN4Wt9aYl4e1lwggXgLw
   e. آرٹ ورک کرافٹس جیسے مکڑی کا جالا، شہد کی مکھی کا چھتا بنانا،
   f. نظم خوانی
   g. نظم کے حوالے سے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن بنانا

h. کوئی کواوپ co-op بناکر نظموں کو سمجھنااوران پر کام کرنا https://hanaa.home.blog/?s=iqbal

حاصلِ کلام:

چند نظمیں پڑھ کر بچے کلیاتِ اقبال پڑھنے کے قابل ہوں نہ ہوں کم از کم ان کا اقبال اوران کے کلام کے ساتھ ایک تعلق ضرور بن جائے گا۔ بڑے ہو کر وہ اس کلام اوراس پیغام کو سمجھیں گے بھی اوراس پر عمل بھی کریں گے۔ ان شاءاللہ

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

کتب برائے مطالعہ:

1. میرا اقبال — زبیر حسین شیخ — ای آر ڈی سی
2. بچوں کا اقبال — ڈاکٹر عمر حیات عاصم سیال — فضلی سنز
3. قوس وقزح کے رنگ — زرقا فرخ — البدر پبلیکیشنز
4. اقبال کہانی — ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر — ادارہ مطبوعاتِ طلبہ
5. مقدر کا ستارہ — محمد نوید مرزا — اقبال اکادمی پاکستان